Vol.5 No.2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

تعارف امام مہدی علیہ الرضوان قرآن اور حدیث کی روشنی میں

***Muhammad Ahmad, **Dr. Majid Rashid**

ABSTRACT:

It should be known that after the creation of Adam, Allah Ta'ala taught Adam (peace be upon him) and caused the angels to prostrate themselves. Then Allah Ta'ala created the material resources of the earth and the sky, and for His knowledge He created Hazrat Amma Hawa from Sayyidana Adam (على نبينا و عليه السلام). He sent down both from heaven to the earth and this is how the human race began. They came and told people the way, one is two way to heaven and the other is the way to hell. Encouraging good deeds, he ordered to have firm belief in the hereafter and made it clear that this world is temporary and mortal, while the day of judgment know only Allah hereafter is fixed and the life of the hereafter is permanent and remaining. It is said in the Holy Qur'an.

Translation: Indeed, the knowledge of the Day of Resurrection is with Allah, the Exalted, He sends rain and knows what is in the wombs of mothers. On the second place, in Surah A'raf, Allah says:

Translation: These people ask you about the Day of Judgment, when will it happen? So tell me that only my Lord knows about it, and when the time of Day of Judgment comes, Allah will reveal it and make it clear.

There is a hadith Gabriel, whose narrator is Hazrat Umar (RA) that when Hazrat Gabriel (A.S.) came to the assembly of the Prophet (S.A.W.) in Madinah in human form and asked the Prophet (S.A.W.) to teach the companions the basics of Islam. Asked Him some questions, one of which was about the Day of Resurrection. So the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) said in reply, "The one who is in charge of the knowledge of the questioner is the one who is questioned." They do not know more than that. But the Holy Prophet (peace be upon him) has informed the Ummah about the signs of the Day of Resurrection. It is divided into three parts.

- *Minor signs*
- *Central signs*
- *kubra signs*

Among the great signs, the appearance of Hazrat Imam Mahdi (peace be upon him) is also a big sign. The Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) has clearly stated about this in the blessed hadiths and explained to the Ummah that those who hold the position of Imam Mahdi What will be their signs, when and at what time will they appear and which family will they belong to? In some blessed verses of Furqan Hameed of the Holy Qur'an, there is also a reference to Imam Mahdi (RA).

But there have been many people in the past and now in the near future who claimed Mahdism by applying these signs to themselves and tried to mislead the Ummah.

Key words: *mortal, Resurrection, Judgment, kubra signs , reference, Mahdism, mislead*

<u>حضرت مہدی علیہ الرضوان کا تعارف:</u>

حضرت مہدی علیہ الرضوان کی دنیا میں آمد اور ان کے ظہور کے متعلق تمام مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ قیامت کے قریب ان کا ظہور ہو گا۔وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ یعنی حسنی سادات ہوں گے۔ان کا نام نبی کریم ﷺ کے نام کے مشابہ محمد یا احمد ہو گا اور ان کے والد کا نام بھی نبی کریم ﷺ کے والد کے نام کے مشابہ (یعنی عبد اللہ) ہو گا۔والدہ کے نام کے بارے میں بعض حضرات نے آمنہ لکھا ہے لیکن علامہ سید برزنجی رحمۃ اللہ علیہ (جو کہ مہدویات کے محقق ہیں) وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ان کی والدہ کے نام کے بارے میں کوئی صحیح روایات نہیں ملتی۔

<u>امام مہدی کا تعارف قرآن مجید کی آیات مبارکہ کی روشنی میں:</u>

قرآن مجید میں حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا ذکر واضح طور پر تو نہیں ہے البتہ اس میں حضرت امام مہدی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللہ اَنْ یُذْکَرَ فِیْہَا اسْمُہٗ وَسَعٰی فِیْ خَرَابِہَا اُولٰٓئِكَ مَا کَانَ لَہُمْ اَنْ یَدْخُلُوْہَآ اِلَّا خَآئِفِیْنَ لَہُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّلَہُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ[1]

[1,2]**Institute Of Humanities & Arts, Khawaja Fareed University Of Engineering And Information Technology Rahim Yar Khan**

[1] القرآن الکریم سورۃ البقرہ آیت نمبر 114

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.5 No.2 2022

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وَفَسَّرَ ہؤُلَاءِ الْخِزْی مِنَ الدُّنْیا ، بِخُرُوجِ الْمُہدِی عِنْدَ السُّدِّی ، وَعِكْرِمَةَ ، وَوَائِلِ بْنِ دَاوُدَ[2] ان لوگوں(یعنی یہودیوں اور عسائیوں کے لیے دنیا اور آخرت میں رسوائی) کی تفسیر سدی، عکرمہ اور وائل بن داوٗد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک خروج مہدی سے کی گئی ہے۔

مذکورہ بالا قول کہ دنیا میں یہودیوں اور عسائیوں کی رسوائی اصل میں خروج مہدی کے وقت ہوگی۔ یہ قول سدی، عکرمہ اور وائل بن داوٗد کا ہے مگر اس کی تائید چونکہ احادیث سے ثابت شدہ واقعات کر رہے ہیں اس وجہ سے اس کو درست تسلیم کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اس آیت مبارکہ لَہمّ فِی الدُّنْیا خِزْیٌ کی تفسیر میں علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر جامع البیان فی تاویل القرآن میں فرماتے ہیں

حدثنا موسى قال، حدثنا عمرو قال، حدثنا أسباط، عن السدى قولہ: (لہم فى الدنيا خزى) ، أما خزيہم فى الدنيا، فإنہم إذا قام المہدى وفتحت القسطنطينية قتلہم. فذلك الخزى. وأما العذاب العظيم[3]

ترجمہ: کفار کی دنیا میں مکمل رسوائی اس وقت ہوگی جب امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ اور قسطنطنیہ کو فتح کریں گے۔ بعض کفار قتل ہوں گے اور بعض کفار قید میں ڈال دیئے جائیں گے۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ قرطبی اپنی تفسیر میں امام سدی اور امام قتادہ سے نقل کرتے ہیں کہ قرب قیامت میں کفار کی مکمل رسوائی ہوگی۔ جس وقت امام مہدی کی حکومت خلافت راشدہ کی طرز پر قائم ہوگی، جس کے بعد کفار کے بڑے بڑے شہر رومیہ۔ عموریہ اور قسطنطنیہ وغیرہ فتح ہوں گے۔

لَہُمْ فِی الدُّنْیا خِزْی" قِیلَ الْقَتْلُ لِلْحَرْبِی، وَالْجِزْيَةُ لِلذِّمِّی، عَنْ قَتَادَةَ. السُّدِّی: الْخِزْی لَہُمْ فِی الدُّنْیا قِیامُ الْمَہدِی، وَفَتْحُ عَمُّورِيَةَ وَرُومِيَةَ وَقُسْطَنْطِينِيَةَ، وَغَيرِ ذَلِكَ مِنْ مُدُنِہِمْ، عَلَى مَا ذَكَرْنَاہ فِی كِتَابِ التَّذْكِرَةِ. وَمَنْ جَعَلَہا فِی قُرَيشٍ جَعَلَ الْخِزْی عَلَيہِمْ فِی الْفَتْحِ، وَالْعَذَابِ فِی الْآخِرَةِ لِمَنْ مَاتَ منہم كافرا[4]

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی جائے پیدائش:

حضرت مہدی کی ولادت کہاں ہوگی اس کے بارے میں دو قول ہیں۔

پہلا قول :

پہلا قول تو یہ ہے کہ ان کی ولادت مدینۃ المنورہ میں ہوگی جیسا کہ حضرت مہدی کی ولادت مبارکہ کے بارے میں نعیم بن حماد رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الفتن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ الْمَہدِی مَوْلِدُہ بِالْمَدِينَةِ ،[5] کہ حضرت مہدی کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوگی۔ علامہ سید برزنجی نے بھی نعیم بن حماد کی روایت کو اپنی کتاب الاشاعۃ میں نقل کیا ہے اور حضرت مہدی کی ولادت کو مدینہ منورہ ہی قرار دیا ہے۔ وأما مولدہ: فإنہ يولد بالمدينة، رواہ نُعيم بن حماد عن أمير المؤمنين على كرّم الله وجہہ.[6]

دوسرا قول:

دوسرا قول یہ کہ حضرت مہدی کی ولادت بلاد مغرب میں ہوگی۔ جس کے بارے میں امام قرطبی نے اپنی کتاب التذکرہ میں حضرت امام مہدی کی جائے ولادت مغرب میں لکھی ہے۔ لیکن پہلے والا قول صحیح ہے۔

وروى من حديث «معاوية بن أبى سفيان فى حديث فيہ طول، عن النبى صلى الله عليہ وسلم أنہ قال: ستفتح بعدى جزيرة تسمى بالأندلس فتغلب عليہم أہل الكفر فيأخذون من أموالہم وأكثر بلدہم ويسبون نساءہم وأولادہم ويہتكون الأستار ويخربون الديار ويرجع أكثر البلاد فيافى وقفاراً، وتنجلى أكثر الناس عن ديارہم وأموالہم فيأخذون أكثر الجزيرة ولا يبقى إلا أقلہا، ويكون فى المغرب الہرج والخوف، ويستولى عليہم الجوع والغلاء، وتكثر الفتنة ويأكل الناس بعضہم بعضاً، فعند ذلك يخرج رجل من المغرب الأقصى من أہل فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليہ وسلم وہو المہدى القائم فى آخر الزمان وہو أول أشراط الساعة[7]

حضرت خلیفۃ المہدی علیہ الرضوان کا نام اور نسب:

---

[2] "تفسیرابن کثیر" ج 2، صفحہ 271

[3] "تفسیر جامع البیان" ج 2، ص525

[4] " تفسیر قرطبی" ج 2 ،ص 79

[5] " کتاب الفتن" الخزاعی المروزی ،ابو عبد اللہ ،نعیم بن حماد بن معاویہ بن الحارث الخزاعی المروزی (المتوفی: 228ہجری) - المحقق: سمیر امین الزہیری۔ الناشر: مکتبۃ التوحید۔القاہرۃ - الطبعۃ :الاولی، 1412- عدد الاجزاء: 2 - ج 1 ص366

[6] الاشاعۃ لا شراط الساعۃ ص178

[7] التذکرہ ص1207 11 ج1ص367

Vol.5 No.2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا نام اور نسب کے بارے میں مستند روایات سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ ان کا نام نبی کریم ﷺ کے نام جیسا ہو گا۔ اور ان کے والد کا نام حضور ﷺ کے والد کے نام کے مشابہ ہو گا۔ جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا الْمَهْدِی يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي، وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي

ان کا نام میرے نام کے مشابہ ہو گا اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہو گا۔ اور مشکوۃ شریف میں بھی ترمذی اور ابو داؤد کے حوالہ سے اسی طرح کی رویت نقل کی گئی ہے۔

عن عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ لاتذھب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اہل بیتی یواطی اسمہ اسمی ﴿رواہ الترمذی و ابو داؤد﴾[8]

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس وقت تک دنیا ختم نہیں ہو گی جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی جس کا نام میرے نام جیسا ہو گا عرب کا مالک نہ ہو جائے۔ مذکورہ بالا روایت میں تو صرف حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے نام نبی کریم ﷺ کے نام ساتھ مشابہت کا ذکر ہے۔ لیکن والد کے نام کا ذکر نہیں ہے۔ جبکہ ابو داؤد کی روایات میں والد کے نام کے ساتھ موافقت کی بھی ذکر ہے۔

مذکورہ بالا روایت میں تو صرف حضرت مہدی علیہ الرضوان کے نام کا نبی کریم ﷺ کے نام کے ساتھ مشابہت کا ذکر ہے لیکن والد کے نام کا ذکر نہیں ہے۔ جبکہ ابو داؤد کی روایت میں والد کے نام کے ساتھ موافقت کا بھی ذکر ہے۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ» - قَالَ زَائِدَةُ فِي حَدِيثِهِ: «لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ»، ثُمَّ اتَّفَقُوا - «حَتَّى يَبْعَثَ فِيهِ رَجُلًا مِنِّي» - أَوْ «مِنْ أَهْلِ بَيْتِي» - يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي، وَاسْمُ [ص:107] أَبِيهِ اسْمُ أَبِي " زَادَ فِي حَدِيثِ فِطْرٍ: «يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا، وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا»[9]

دنیا کے ختم ہونے میں اگر ایک دن بھی باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اس دن کو تنا طویل فرمادیں گے کہ اس میں مجھ سے یا میرے گھر والوں میں سے ایک آدمی کو بھیجیں گے جس کا نام میرے نام کی طرح ہو گا اور والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہو گا۔ وہ زمین کو عدل و نصاف سے معمور کر دے گا جس طرح وہ پہلے ظلم و زیادتی سے معمور ہو گی۔ اسی طرح کی ایک روایت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی جو صحابی رسول حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے ابن ماجہ کے حوالہ سے مرفوعاً نقل کی ہے۔

''وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: " «لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ، لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ، حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يَمْلِكُ جِبَالَ الدَّيْلَمِ وَالْقُسْطَنْطِينِيَّةَ» . وَفِي الْقَامُوسِ: الدَّيْلَمُ: جَبَلٌ مَعْرُوفٌ. وَرَوَاهُ الرُّويَانِيُّ عَنْ حُذَيْفَةَ مَرْفُوعًا"[10] دنیا کا عرصہ ختم ہونے میں اگر ایک دن بھی باقی رہ جائے تو (اور مہدی نہ آئے) اللہ تعالیٰ اس دن کا دورانیہ بڑھا دیں گے یہاں تک کہ میرے گھر والوں میں سے ایک شخص قسطنطنیہ اور دیلم کے پہاڑوں کا مالک ہو جائے۔ اس موضع سے متعلق امام قرطبی نے التذکرہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے۔

لو لم یبق من الدنیا الا یوم قال زائدۃ فی حدیثہ ، لطول اللہ ذالک الیوم حتی یبعث فیہ رجل من امی اول من اھل بیتی یو طئ اسمہ اسمی و اسم ابیہ ام ابی اخرجہ الترمذی بمعناہ سوقال ھدیث من صحیح ،[11] اسی موضوع کی ایک اور روایت امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ ہی نے التذکرہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

أخبرنا معمر، عن أبی ہارون العبدی، عن معاویۃ بن قرۃ، عن أبی الصدیق الناجی، عن أبی سعید الخدری قال: ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلایا تصیب ہذہ الأمۃ حتی لا یجد الرجل ملجأ إلیہ من الظلم، فیبعث اللہ رجلاً من عترتی أہل بیتی فیملأ بہ الأرض قسطاً وعدلاً کما ملئت جوراً وظلماً[12]

ان روایات سے یہ بات تو مکمل واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا نام حضور ﷺ کے نام جیسا ہو گا (محمد) ہو گا۔ اور ان کے والد کا نام رسول اللہ ﷺ کے والد محترم کے نام جیسا (عبد اللہ) ہو گا۔ لیکن حضرت مہدی علیہ الرضوان کی والدہ کے نام کے بارے میں ایسی کوئی روایت نہیں ہے جیسا کہ مہدویت کے محقق سید برزنجی نے بھی اپنے کتاب الاشاعۃ الاشراط میں یہی بات تحریر فرمائی ہے کہ مجھے تلاش کرنے کے باوجود حضرت مہدی علیہ الرضوان کی والدہ کا نام روایت میں کہیں نہیں ملا۔[13]

حضرت مولانا بدر عالم اور مولانا ادریس کاندھلوی سے حضرت شاہ رفیع الدین کے حوالہ سے یہ بات تحریر فرمائی ہے کہ امام مہدی علیہ الرضوان کی والدہ کا نام آمنہ ہو گا۔

حضرت مولانا سید محمد بدر عالم رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمان السنہ میں یہ لکھا ہے کہ آپ کا اسم گرامی "محمد"، والد کا نام عبد اللہ اور والدہ محترمہ کا نام آمنہ ہو گا۔[14]

اسی طرح حضرت مولانا ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ظہور مہدی کے موضوع کے تحت یہ بات لکھی کہ ان کا نام محمد اور والد گرامی کا نام عبد اللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہو گا۔[15]

---

[8] "مشکوۃ المصابیح" ج 3، ص 1501
[9] "مرقاۃ المصابیح " ج 8، ص 3439
[10] "سننن ابی داوٗد" ج 4 ،ص106
[11] "التذکرۃ " ص 1203
[12] "التذکرۃ" ص 1203
[13] "الاشاعۃ " ص205
[14] " ترجمان السنۃ " مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور ،مولا نا سید محمد بد ر عالم میرٹھی - ج 4 ص346
[15] " عقائد الاسلام" ص 63

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

اس موضوع میں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا نام گرامی (محمد بن عبداللہ) حدیث مبارکہ میں نہیں آیا بلکہ حدیث مبارکہ میں صرف اتنا ہے کہ ان کا نام اللہ کے رسول کے نام کے موافق ہوگا اور یہ بات واضح ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دو نام قرآن مجید میں واضح طور پر بیان کیے گئے ہیں۔

1۔ "محمد" پورے قرآن میں 4 مرتبہ آیا ہے

2۔ "احمد" پورے قرآن میں ایک مرتبہ آیا ہے

لہذا اب یہ بات واضح ہو گئی کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ کا نام محمد بن عبداللہ یا احمد بن عبداللہ ہوگا۔

حضرت مہدی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں گے:

اس بات میں اختلاف ہے کہ حضرت مہدی حضرت حسن کی اولاد سے ہوں گے یا حضرت حسین کی اولاد سے ہوں گے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن کی اولاد سے ہوں گے نہ کہ حضرت حسین کی اولاد سے۔ بذل المجود جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 102 کے حاشیہ میں یہ لکھا ہے کہ وحکی الدفنی فی حواشیہ نفی کونہ من اولاد الحسین عنہ کما فی الدرجات دفنی نے اپنے حواشی میں یہ حضرت مہدی کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ وہ حضرت حسین کی اولاد سے نہیں ہے۔ جیسا کہ کتاب الدرجات میں ہے حضرت کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فیض القدیر پر للمناوی جلد 6 صفحہ نمبر 279 کے حوالہ سے لکھا ہے وما روی من کونہ من اولاد الحسین فواہ جدا [16]

امام مہدی کا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہونا یہ روایت انتہائی ضعیف ہے۔ اور کچھ ایسے حضرات بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ حضرت مہدی، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں گے وہ حضرات عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے اسدلال کرتے ہیں جس کے رواى ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

یخرج رجل من ولد الحسین من قیل المشرق لو استقیلتہ الجبال لھدمھا واتخذ فیھا طرقا [17]

ایک شخص حضرت حسین کی اولاد میں سے مشرق سے نکلے گا البتہ اگر پہاڑ بھی اس کے راستہ کی رکاوٹ بن جائیں تو وہ ان کو گرا کر اپنا راستہ بنالے گا۔

الاشاعۃ میں علامہ سید برزنجی رحمۃ اللہ علیہ نے جو عبارت تحریر کی ہے اس میں بھی حضرت مہدی کے حسینی ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ لکھتے ہیں و یسیر المھدی بلجیوش حتی یصیر بوادی القری ، وھو من المدینۃ علی مرحلتین الی جھۃ الشام فی ھدوء ورفق و یلحقہ ھناک ابن عمہ الحسنی فی اثنی عشر الفاً ۔ فیقول لہ یا بن عما انا حق بھذا الامر منک انا ابن الحسن و انا المھدی فیقول لہ المدی بل انا المھدی فیقول الحسنی ھل لک من آیۃ فا با یعک ؟ فیومی المھدی علیہ السلام الی الطیر فیسقط علی یدیہ و یغرس قضیبا یا بسا فی بقعہ من الارض فیحضر و یو رق ،فیقول الحسنی یا ابن عمی ھی لک [18]

حضرت مہدی آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اپنے لشکر کے ساتھ "وادی قری" تک پہنچیں گے۔ یہ وادی مدینہ منورہ سے شام کی طرف جاتے ہوئے دو مرحلوں پر ہے اور ان کو وہاں پر اپنے چچازاد بھائی جو کہ حسنی ہوں گے بارہ ہزار کی فوج کے ساتھ ملیں گے۔ ان کے چچازاد بھائی کہیں گے میں حضرت حن کا بیٹا ہوں اور مہدی ہوں اس وجہ سے اس معاملہ کا (یعنی خلافت کا) میں تم سے زیادہ حق دار ہوں۔ حضرت مہدی کہیں گے کہ مہدی تو میں ہوں۔ حسنی فرمائیں گے آپ کے پاس ایسی کیا نشانی یا علامت ہے جس کی وجہ سے میں آپ کی بیعت کروں۔ پس مہدی علیہ السلام ایک پرنے کی طرف اشارہ کریں گے اور وہ پرندہ ان کے سامنے ان کے ہاتھ پر گر جائے گا۔ اور زمین کے ایک حصہ میں خشک بانس کو گاڑ دیں گے اور وہ بانس اسی وقت سرسبز ہو جائے گا۔ اور پتے لگنے لگیں گے پس حسنہ کہیں گے اے میرے چچازاد بھائی یہ آپکا ہی حق ہے۔

اس سے تو یہ معلوم ہوا کہ حضرت امام مہدی حضرت، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ نہ کہ حضرت حسن کی اولاد میں سے۔ اور پچھلی روایات میں ہم نے پڑھا کہ آپ حضرت حسن کی اولاد سے ہوں گے تو ان روایات سے اس بات میں اختلاف ہو گیا۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ اس اختلاف کو ختم کر دیتا ہے حضرت فرماتے ہیں۔ وَاخْتُلِفَ فِي أَنَّہ مِنْ بَنِي الْحَسَنِ، أَوْ مِنْ بَنِي الْحُسَيْنِ، وَيُمْكِنُ أَنْ يَكُونَ جَامِعًا بَيْنَ النِّسْبَتَيْنِ الْحُسْنَيَيْنِ، وَالْأَظْهَرُ أَنَّہ مِنْ جِهَةِ الْأَبِ حَسَنِي، وَمِنْ جَانِبِ الْأُمِّ حُسَيْنِي، واختلف فی انہ من بنی الحسن او من بنی الحسین و یمکن ان یکون جامعا بین النبتین الحسنین والا ظھر ان من جھۃ الاب حسینی و من جانب الام حسینی [19]

فرماتے ہیں کہ اس بات میں اختلاف ہو گیا ہے کہ حضرت مہدی حضرت حسن کی اولاد سے ہیں یا حضرت حسین کی اولاد سے اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت مہدی میں دونوں نسبتیں جمع ہوں اور اس میں اظہر بات یہی معلوم ہوں ہے کہ وہ والد کی طرف سے حضرت حسن کی اولاد اور والدہ کی طرف سے حضرت حسین کی اولاد میں سے ہوں گے۔

ایک اہم نکتہ:

---

[16] "التعليق الصبيح " ج 6، ص 197

[17] " كتاب الفتن " ج 1، ص 263

[18] الاشاعۃ ص25

[19] "مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح "،علي بن (سلطان) محمد، ابو الحسن نور الدين الملا الهروى القاري (المتوفى: 1014ه) ۔ الناشر: دار الفكر، بيروت ،لبنان۔ الطبعۃالاولی، 1422ه- 2002م ۔ عدد الاجزاء: 9 ج 8 صفحہ نمبر3438

Vol.5 No.2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مہدی علیہ الرضوان کے حضرت حسن کی اولاد سے ہونے کا ایک نکتہ بیان کیا ہے۔ جیسے حضرت ابراہیم کے دو صاحبزادے تھے ایک حضرت اسحق علیہ السلام اور دوسرے حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے۔ اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام تھے۔ حضرت یعقوب کا لقب تھا اسرائیل اور ان کی اولاد کی نسل بنی اسرائیل کہلائی۔ جتنے بھی پیغمبر بعد میں آئے وہ سب بنی اسرائیل میں حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں آئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے۔ ان کی اولاد بنی اسماعیل کہلائی اور حضرت اسماعیل کی اولاد میں صرف ایک پیغمبر آئے۔ جو کہ تمام رسل اور انبیاء کے سردار اور خاتم الانبیاء تھے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کے دونواسے حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ تھے جتنے بھی اکثر اولیاء کرام اور آئمہ آئے وہ سب کے سب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد سے آئے اور تو مناسب یہ تھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے بھی ایک ایسی شخصیت آئیں جو کہ خاتم الاولیاء کے مقام پر ہوں۔ اس کے لیے حضرت مہدی کو منتخب کیا گیا۔ اسی موقع پر ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک عبارت دیکھیے۔

قِيَاسًا عَلَى مَا وَقَعَ فِي وَلَدَيْ إِبْرَاهِيمَ: إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ - عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حَيْثُ كَانَ أَنْبِيَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ كُلُّهُمْ مِنْ بَنِي إِسْحَاقَ، وَإِنَّمَا نُبِّئَ مِنْ ذُرِّيَّةِ إِسْمَاعِيلَ نَبِيُّنَا - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَقَامَ مَقَامَ الْكُلِّ، وَنِعْمَ الْعِوَضُ وَصَارَ خَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ، فَكَذَلِكَ لَمَّا ظَهَرَتْ أَكْثَرُ الْأَئِمَّةِ وَأَكَابِرُ الْأُمَّةِ مِنْ أَوْلَادِ الْحُسَيْنِ، فَنَاسَبَ أَنْ يَنْجَبِرَ الْحَسَنُ بِأَنْ أُعْطِيَ لَهُ وَلَدٌ يَكُونُ خَاتَمَ الْأَوْلِيَاءِ، وَيَقُومُ مَقَامَ سَائِرِ الْأَصْفِيَاءِ، عَلَى أَنَّهُ قَدْ قِيلَ: لَمَّا نَزَلَ الْحَسَنُ - رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ - عَنِ الْخِلَافَةِ الصُّورِيَّةِ، كَمَا وَرَدَ فِي مَنْقَبَتِهِ فِي الْأَحَادِيثِ النَّبَوِيَّةِ: أُعْطِيَ لَهُ لِوَاءُ وَلَايَةِ الْمَرْتَبَةِ الْقُطْبِيَّةِ، فَالْمُنَاسِبُ أَنْ يَكُونَ مِنْ جُمْلَتِهَا النِّسْبَةُ الْمَهْدَوِيَّةُ الْمُقَارِنَةُ لِلنُّبُوَّةِ الْعِيسَوِيَّةِ، وَاتِّفَاقُهُمَا عَلَى إِعْلَاءِ كَلِمَةِ الْمِلَّةِ النَّبَوِيَّةِ - عَلَى صَاحِبِهَا أُلُوفُ السَّلَامِ وَآلَافُ التَّحِيَّةِ[20]

مذکورہ بالا عبارت میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے دو وجوہات بیان فرمائی میں ایک وہ وجہ جو پیچھے بیان ہوئی کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے مناسب تھا کہ خاتم الاولیاء تشریف لائیں ۔دوسری وجہ اس عبارت میں یہ تحریر فرمائی کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا کے لیے چھوڑ دیا تھا اور اپنے بھائی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو خلافت لینے سے منع فرمادیا تھا۔ جس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ان کو قطب کے اعلیٰ کے مقام پر مقرر اور منتخب فرمادیا۔ اور اللہ نے حضرت حسن کی نسل سے خلافت کو رکھ دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حضرت مہدی کو خلیفہ بنائے گا۔ جو حضرت حسن کی اولاد سے ہوں گے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی عادت ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے رضا کے لیے کسی چیز کی قربانی دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس یا اس کی اولاد کو اس کا بہترین بدلہ عطا فرماتے ہیں کہ اس سے بہت بہتر چیز عطا فرماتے ہیں۔

<u>لقب:</u>

مہدی ان کا لقب ہو گا نام نہیں۔ اس لقب کہ وجہ یہ ہو گی کہ مہدی، ہدایت سے ہے اس لیے اللہ تعالیٰ ان کو سچ بات کہنے اور اس کو نافذ کرنے کی توفیق عطا کریں گے۔ اور اس پر ان کی مدد فرمائیں گے اور رہنمائی کریں گے۔ اس لیے ان کو مہدی کہا جاتا ہے۔ سید بزرنجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

ولقبہ المہدی لان اللہ ہداہ للحق ، والجابر لانہ یجبر قلوب امۃ محمد ﷺ او لانہ یجبر ای یقہر الجبارین و الظلمین و یقصمہم[21] اور ان کا لقب مہدی ہو گا اس لیے اللہ تعالیٰ ان کی حق کی طرف رہنمائی کریں گے۔

یعنی امت محمدیہ کو ان کے زمانے میں جن معاملات کی احتیاج ہو گی اور جو چیزیں غلبہ اور کامیابی کیلئے ضروری ہوں گی اور روئے زمین پر بسنے والے مسلمانوں کی بے پناہ قربانیاں دے کر بھی ان چند چیزوں کے موجود نہ ہونے کے سبب کامیابی حاصل نہیں کر پارہے ہوں گے حضرت مہدی کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے وہ تمام ظاہری اور باطنی صلاحیتیں عطا کر دی جائیں گی جس کی بنا پر حضرت مہدی کو ان تمام چیزوں کا فوری طور پر علم ہو گا اور وہ مطلوب صفات کو آسانی سے حاصل کر کے امت کی قیادت فرمائیں گے۔ اور کچھ سالوں میں وہ تمام کچھ حاصل کریں گے جو کتنی صدیوں سے امت محمدیہ ﷺ حاصل نہ کر پا رہی ہو گی۔ اور جس وقت پوری دنیا میں ظلم وستم، زیادتی اور ناانصافی عام ہو گی اور مختلف مسلمان جماعتیں دنیا کہ مختلف خطوں میں حق کے لیے برسرپیکار ہوں گی اور کوشش اور جدوجہد کر رہی ہوں گی تو ایسے وقت میں 40 سال کی عمر میں امت مسلمہ، اہل ایمان ان کو اپنا قائد اور امام بنائے گی اور ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے دنیا میں حق کے لیے ظلم وزیادتی کے اور ناانصافی کے خلاف عالمی کوششوں اور جہاد کو شروع کرے گی۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ حضرت مہدی دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم وستم سے بھری ہو گی۔

حضرت مہدی اہل ایمان کے ساتھ مل کر ظلم وستم، ناانصافی کے خلاف جس عظیم جدوجہد کو شروع کریں گے اس کا اختتام پوری دنیا میں عدل وانصاف اور خلافت اسلامیہ کے قیام سے ہو گا۔ کیوں کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے میری امت میں ایک جماعت ایسی ہو گی جو حق کے لیے لڑائی کرتی رہے گی۔ اور اپنے مخالفین کی کوئی پرواہ نہیں کریں گے۔ یہاں تک کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو گا۔ اس جماعت کے آخری امیر حضرت مہدی ہوں گے۔

اس حدیث مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی کسی ایسی جماعت کے امیر نہیں ہوں گے جو کوئی فکری جماعت ہو یا کوئی تنظیمی گروہ بلکہ وہ خالصتاً زمین پر عدل ونصاف اور اسلام کے غلبہ کے لیے لڑنے والی جماعتوں کے آخری امیر ہوں گے۔ اور دنیا میں مختلف جگہوں پر حق کے لیے برسرپیکار تمام جماعتیں ان کے جھنڈے تلے جمع ہوں گی۔ اور ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ حضرت مہدی کی ذہین ترین اور جرات مند قیادت اسلام کی بے مثال قربانیاں مل کر اسلام کو واضح نصرت، غلبہ اور کامیابی دلوادے گی جو صدیوں سے کہیں گم ہو گی۔

<u>حضرت امام مہدی کی کنیت:</u>

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی کنیت ایک قول کے مطابق "ابو القاسم" اور ایک قول کے مطابق "ابو عبد اللہ" ہو گی۔ چنانچہ سید برزنجی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: وکنیتہ ابو عبد اللہ و فی الشفاء للقاضی ایاز رحمۃ اللہ علیہ ان کنیتہ ابو القاسم[22]

---

[20] "مرقاۃ المصابیح " ج 1، ص 146

[21] "الاشاعۃ لاشراط الساعۃ " ص 193

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.5 No.2 2022

"امام مہدی کی کنیت ابو عبد اللہ ہو گی اور قاضی ایاز رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں شفاء میں ہے کہ ان کی کنیت ابو القاسم ہو گی۔

حضرت مہدی کا حلیہ کا مبارک:

حضرت مہدی کا رنگ گندمی، پیشانی کشادہ، ناک ستواں اور لمبی، ابرو گول، رنگ کھلتا ہوا اور درمیانہ قد کے مالک ہوں گے۔ آپ کی آنکھیں سیاہ اور بڑی بڑی ہوں گی۔ سرمہ لگائے بغیر ایسا لگے گا کہ آپ نے سرمہ مبارک لگایا ہوا ہے۔ باقی آپ کے حلیہ مبارک کی مزید تفصیل حضرت سید برزنجی نے لکھی ہے وہ درج ذیل ہے۔

وأما حليته: فإنه آدم ضربٌ من الرجال رَبعةٌ، أجلى الجبهة، أقنى الأنف، أشمه، أزج أبلج، أعين، أكحل العينين، براق الثنايا، أفرقها، في خَدِّه الأيمن خالٌ أسود، يضيءُ وجهه كأنه كوكب دُرى، كث اللحية، في كتفه علامةٌ للنبي - صلى الله عليه وسلم -، أذيل الفخذين، لونه لون عربي، وجسمه جسم إسرائيلي، في لسانه ثقل، وإذا أبطأ عليه الكلام ضرب فخذه الأيسر بيده اليمنى، ابن أربعين سنة. وفي رواية: ما بين الثلاثين إلى أربعين، خاشعٌ لله خشوع النسر بجناحيه، عليه عبايتان قِطْوَانيتان، يشبه النبي - صلى الله عليه وسلم - في الخُلُق -أي: بالضم- لا في الخَلْق[23]

حضرت مہدی روشن کشادہ پیشانی والے، ان کی ناک لمبی اور ستواں ہو گی، ابرو قوس کی طرح گول، رنگ گندمی اور ہلکے جسم کے مالک ہوں گے۔ قد درمیانہ ہو گا۔ اور بڑی بڑی قدرتی سیاہ سرمگیں آنکھیں ہوں گی، دائیں گال پر سیاہ تل کا نشان ہو گا۔ سامنے کے دو دانت انتہائی سفید ہوں گے اور ایک دوسرے سے تھوڑا فاصلے پر ہوں گے داڑھی گھنی ہو گی کندھے پر نبی کریم ﷺ کی طرح کوئی نشانی ہو گی۔ اور آپ کا رنگ عرب کے رنگ کے مشابہ ہو گا۔ اور آپ کا جسم اسرائیلیوں سے ملتا ہو گا۔ رانیں کشادہ ہوں گی۔ زبان میں تھوڑا سا ثقل ہو گا۔ اس لیے جب بات کریں گے تو زبان میں لکنت ہو گی۔ اس وجہ سے جب وہ بات کریں گے تو تکلیف کی وجہ سے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ران پر ماریں گے۔ چالیس سال کی عمر میں ان کا ظہور ہو گا۔ اور ایک روایت کے مطابق 30 سے 40 سال کی عمر کے درمیان ان کا ظہور ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے خشوع خضوع کی یہ حالت ہوں گی کہ پرندوں کی طرح اپنے بازوں پھیلا دیا کریں گے۔ ﴿"نسر" اصل میں گدھ کو کہتے ہیں جس کا ترجمہ یہاں پر پرندہ کیا گیا ہے۔﴾ انہوں نے دو سفید رنگ کی عبائیں پہنی ہوئی ہوں گی۔ اور اخلاق میں نبی کریم ﷺ کے موافق ہوں گے۔ البتہ خلقی لحاظ سے پوری موافقت نہیں ہو گی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت مہدی کا حلیہ بیان فرمایا ہے لیکن ان کے الفاظ کچھ مختلف ہیں۔

كَثُّ اللِّحْيَةِ، أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ، بَرَّاقُ الثَّنَايَا، فِي وَجْهِهِ خَالٌ، أَقْنَى أَجْلَى، فِي كَتِفِهِ عَلَامَةُ النَّبِيِّ، يَخْرُجُ بِرَايَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِرْطٍ مُخْمَلَةٍ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةٍ، فِيهَا حَجَرٌ لَمْ يُنْشَرْ مُنْذُ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا تُنْشَرُ حَتَّى يَخْرُجَ الْمَهْدِيُّ، يَمُدُّهُ اللهُ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَضْرِبُونَ وُجُوهَ مَنْ خَالَفَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ، يُبْعَثُ وَهُوَ مَا بَيْنَ الثَّلَاثِينَ وَالْأَرْبَعِينَ[24]

حضرت مہدی کالی گھنی داڑھی والے، بڑی آنکھوں والے، سامنے والے دونوں دانت انتہائی سفید ہوں گے، آپ کے چہرے پر تل کا نشان ہو گا، ناک ستواں اور لمبی ہو گی، شانے پر نبی کریم ﷺ کی علامت ہو گی، نبی کریم ﷺ کے علم کے ساتھ خروج کریں گے اور وہ علم چوکور ہو گا اور وہ کالا ریشمی روئیں دار ہو گا۔ اس میں ایسی بندش ہو گی۔

اللہ تعالیٰ حضرت مہدی کی تین ہزار فرشتوں کے ذریعے سے مدد فرمائیں گے وہ فرشتے حضرت مہدی کے مخالفین کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوں گے۔ 30 سے 40 سال کی عمر کے درمیان حضرت مہدی کا ظہور ہو گا۔

حضرت مہدی کی سیرت:

احادیث کی روشنی میں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حضرت مہدی سیرت اور اخلاق کے اندر رسول اللہ ﷺ کے مشابہ اور موافق ہوں گے۔ کیونکہ وہ نبی کریم ﷺ کے اہل بیت سے ہوں گے اور آپ کی نسل مبارک اور اولاد سے ہوں گے۔ والدین نیک ہوں تو اس کا اثر ان کی اولاد پر ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ اس کی تائید کرتا ہے۔ کہ جس وقت حضرت خضر علیہ السلام نے ایک ایسی دیوار جو کہ گرنے کی قریب تھی اس کے نیچے یتیم بچوں کا خزانہ تھا۔ اس دیوار کو بغیر کسی معاوضہ کے سیدھا کر دیا تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پوچھنے پر حضرت خضر علیہ السلام نے اس کو جواب میں جو حکمت بتائی تھی قرآن پاک اس بیان کرتا ہے کہ و کان ابو هما صالحا[25]

اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ والدین کی نیکی کا اثر اولاد پر بھی ظاہر ہوتا اور ماں باپ کی نیکی ان کے اولاد کے کام آتی ہے۔ اسی وجہ سے حضرت مہدی کے اخلاق وعادات رسول اللہ ﷺ جیسے ہوں گے۔ لا تذهب الدنيا الخ کی تشریح لکھتے ہیں کہ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ حضرت مہدی کا تعلق صرف نسبی نہیں ہو گا۔ بلکہ شرعی اور روحانی بھی ہو گا۔

مطلب یہ کہ ان کی اخلاق وعادات، طور طریقے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق عادات، معمولات اور طور طریقے کے مطابق ہوں گے۔[26]

حضرت مہدی رحمۃ اللہ علیہ بطور امیر اور قائد:

---

[23] "الاشاعۃ " ص179،178

[24] "کتاب الفتن " ج1، ص366

[25] "سورۃ الکہف " آیۃ 82

[26] "مظاہر حق جدید " مؤلف : علامہ نواب محمد قطب الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ،ناشر :مکتبۃ العلم 18 اردو بازار لاہور .ج 5 ،ص 33

Vol.5 No.2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

انسان کی سیرت کی ایک صفت شجاعت اور بہادری بھی ہوتی ہے۔جب میدان جہاد میں کوئی شخص اپنی امارت اور قیادت کی خوبیوں کو استعمال کرتا ہے اس کا اظہار ہوتا ہے حضرت مہدی جن شخصیات کو اپنی فوج کا سالار مقرر کریں گے اس سے ان کی سیاسی تفکر و تدبر کا علم ہو جائے گا۔

اس سے متعلق نعیم بن حماد رحمۃ اللہ علیہ نے درج ذیل عبارت کتاب الفتن میں تحریر کی ہے۔ قَادَةُ الْمَهْدِي خَيرُ النَّاسِ، أَهلُ نُصْرَتِهِ وَبَيعَتِهِ مِنْ أَهلِ كُوفَانَ وَالْيمَنِ، وَأَبْدَالِ الشَّامِ، مُقَدِّمَتُه جِبْرِيلُ، وَسَاقَتُه مِيكَائِيلُ، مَحْبُوبٌ فِي الْخَلَائِقِ، يطْفِئُ اللهُ تَعَالَى الْفِتْنَةَ الْعَمْياءَ، وَتَأْمَنُ الْأَرْضُ، حَتَّى إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَحُجُّ فِي خَمْسِ نِسْوَةٍ مَا مَعَهنَّ رَجُلٌ، لَا تَتَّقِي شَيئًا إِلَّا اللهَ، تُعْطِي الْأَرْضُ زَكَاتَها، وَالسَّمَاءُ بَرَكَتَها[27]

حضرت مہدی رحمۃ اللہ علیہ کی فوج کے سالار بہترین لوگ ہوں گے۔ان کی مدد کرنے والے اور ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے بصرہ، یمن اور کوفہ کے لوگ اور شام کے ابدال ہوں گے۔ان کی فوج کے سب سے اول دستہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور سب سے آخری محافظ دستہ حضرت میکائیل علیہ السلام کا ہو گا۔وہ تمام مخلوق کے محبوب ہوں گے۔اللہ رب العزت ان کے توسط سے زمین پر موجود تمام فتنوں کو ختم کریں گے۔اور تمام روئے زمین پر ایسا امن ہو جائے گا کہ ایک عورت بغیر کسی مرد کی موجودگی کے پانچ عورتوں کے ساتھ حج کا سفر کرے گی اور اللہ کے سوا کسی سے ڈرنے والے نہیں ہوں گے۔ان کے دور میں آسمان سے برکتیں برسیں گی۔اور زمین اپنی تمام پیداوار کو نکال دے گی۔

حضرت مہدی کے سیرت واخلاق سید برزنجی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے:

حضرت مہدی کی سیرت واخلاق کو سید برزنجی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے خوبصورت پیرائے میں تحریر کیا ہے۔جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

وأما سيرته: فإنه يعمل بسُنّة النبی - صلى الله عليه وسلم -، لا يوقِظُ نائمًا، ولا يهريق دمًا، يقاتل على السُنّة لا يترك سُنّةً إلَّا أقامها، ولا بدعةً إلَّا رفعها، يقوم بالدين آخر الزمان؛ كما قام به النبی - صلى الله عليه وسلم - أوله، يملك الدنيا كلها؛ كما ملك ذو القرنين وسليمان.

يكسر الصليب، ويقتل الخنزير، يردُّ إلى المسلمين أُلفتهم ونعمتهم، يملأ الأرض قِسطًا وعدلًا؛ كما مُلِئَت ظُلمًا وجورًا، يحثو المال حثيا، ولا يعُده عدًا، يقسم المال صِحاحًا بالسوية، يرضى عنه ساكن السماء وساكن الأرض، والطير فی الجو، والوحش فی القفر، والحيتان فی البحر.

يملأ قلوب أمة محمد - صلى الله عليه وسلم - غِنىً حتى إنه يأمر مناديا ينادی: ألا من له حاجة فی المال.فلا يأتيه إلَّا رجل واحد، فيقول: أنا.فيقول: ائْتِ السَّادِن -يعنی: الخازن- فقل له: إنَّ المهدی يأمُرك أن تُعطينی مالًا.فيقول له: احثُ.حتى إذا جعله فی حِجْره وأبرزه نَدِم، فيقول: كنت أجشع أمة محمد. صلى الله عليه وسلم-.- أی: أحرصهم.والجشع: أشد الحرص- ويقول: أَعْجَز عما وسعهم.قال: فيرده فلا يقبل منه.فيقال له: إنا لا نأخُذُ شيئًا أعطيناه.تَنْعَمُ الأمة برها وفاجرها فی زمنه نعمة لم يسمع بمثلها قط، تُرسل السماء عليهم مِدرارًا لا تدخر شيئا من قطرها، تُؤتی الأرض أُكلها لا تدخر عنهم شيئًا من بذرها، تجری على يديه الملاحم، يستخرج الكنوز، ويفتح المدائن ما بين الخافقين، يؤتى إليه بملوك الهند مَغلولين، وتُجعل خزائنهم حُليا لبيت المقدس، يأوی إليه الناس كما تأوی النحل إلى يعْسُوبها حتى يكون الناس على مثل أمرهم الأول. يمِدُه الله بثلاثة آلاف من الملائكة يضربون وُجُوه مخالفيه وأدبارهم، جبريل على مقدمته، وميكائيل على ساقته.،ترعى الشاة والذئب فی زمنه فی مكان واحد، وتلعب الصبيان بالحيات والعقارب لا تضرهم شيئًا، ويزرع الإنسان مُدًا؛ يخرج له سبع مئة مُدّ.ويرفع الربا، والرياء، والزنا، وشرب الخمر، وتطول الأعمار وتؤدی الأمانة، وتهلك الأشرار، ولا يبقى من يبْغِضُ آل محمد - صلى الله عليه وسلم.- محبوب فی الخلائق، يطفئُ الله به الفتنة العمياء، وتأمن الأرض حتى إن المرأة تحج فی خمس نسوة ما معهن رجل لا يخفن شيئًا إلَّا الله.مكتوب فی أسفار الأنبياء: "ما فی حكمه ظُلم ولا عيب"[28]

حضرت امام مہدی نبی کی سنت کی اتباع اور پیروی کریں گے۔کسی کی ناحق جان نہیں لیں گے۔کوئی ایسا شخص جو آرام کر رہا ہوں اس کو بے آرام نہیں کریں گے۔لیکن جو بھی سنت رسول ﷺ کی مخالفت کریں گے ان مخالفین سے جہاد ہو گا۔آپ ﷺ کی تمام پر نور سنتوں کو زندہ کریں گے اور اس وقت تک آرام سے نہیں بیٹھیں گے جب تک تمام بدعات کو ختم نہ کریں۔

آخری زمانہ میں ہوں گے لیکن دین پر اس طرح عمل کریں گے جس طرح شروع میں نبی کریم ﷺ دین پر قائم تھے۔حضرت سلیمان علیہ السلام اور ذوالقرنین سکندر کی طرح تمام دنیا کے بادشاہ ہوں گے صلیب کو توڑ دیں گے۔عیسائیت کو ختم کریں گے۔تمام روئے زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح معمور کریں گے جیسے اس سے قبل وہ ظلم وزیادتی سے معمور ہو گی۔لوگوں کو بغیر حساب کے بھر بھر کر مال عطا کریں گے۔تمام اہل ایمان اور اہل اسلام میں محبت وپیار، الفت اور نعمتوں کو واپس لوٹا دیں گے۔اور بالکل صحیح طور پر تقسیم کریں گے۔ملائکہ ﴿آسمانی مخلوق﴾ بھی ان سے خوش ہوں گے۔اور روئے زمین پر رہنے والے تمام جاندار بھی ان سے راضی ہوں گے۔درندے جنگلات میں، پرندے ہواؤں کے اندر اور سمندر کی مخلوق بھی ان سے راضی ہوں گی۔محمد ﷺ کی امت کے لوگوں کو غنا سے معمور کر دیں گے یہاں تک کہ ایک آواز دینے والا آواز دے گا کی جس جس کو مال چاہیے وہ آ کر لے لے صرف ایک شخص اس کے پاس آئے گا اور کہے گا کہ مجھے احتیاج ہے۔ندا دینے والا اس کو کہے گا تم خازن کے پاس جاؤ اور اس سے جا کر کہوں کہ مجھے مال عطا کرنے کا حکم مہدی نے دیا ہے چنانچہ خازن کے پاس جا کر اس کو پیغام دے گا۔خزانچی اس سے کہے گا تم کو جتنا مال کی ضرورت ہے لے لو

---

27 " كتاب الفتن " ج1، ص 356

28 "الاشاعة لاشراط الساعة " ص181،180

Vol.5 No.2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

۔وہ آدمی اپنی گود میں مال ڈالنا شروع کر دے گے۔ اچانک اس کو عار محسوس ہو گی اور وہ شخص دل میں سوچے گا کہ تو محمد ﷺ کی امت کا سب سے زیادہ حریص شخص ہے اس خیال کے بعد وہ آدمی اس مال کو لوٹانے کا ارادہ کرے گا۔ لیکن اس شخص سے مال کو واپس نہیں لیا جائے گا۔ اور اس آدمی کو کہا جائے گا کہ ہم ان لوگوں میں سے ہیں جب وہ کچھ دیتے ہیں تو واپس نہیں لیتے۔ ان کے دور کے اندر سب انسانوں کو اللہ کی طرف سے ایسی نعمتیں عطا ہوں گی جو اس قبل روئے زمین پر اس کی مثال کسی نے نہ سنی ہو گی۔ بارشیں بہت زیادہ ہوں گی۔ زمین کی پیداوار اتنی کثرت سے ہو گی کہ کوئی بیج بھی اپنے اندر نہیں رکھے گی۔ ان کا دور جنگوں کا دور ہو گا۔ وہ زمین کی تہہ سے خزانے نکالیں گے۔ اور تمام شہر فتح کر لیے جائیں گے۔ ہندوستان کے سرداروں کو قید کر کے ان کے سامنے لایا جائے گا۔ ہندوستان کے مال و دولت کو بیت المقدس کی تذئین و آرائش کے لیے استعمال میں لایا جائے گا۔ عوام ان کے پاس ایسی اکٹھی ہو گی جس طرح شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ کے گرد اکٹھی ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ انسان اپنی پچھلی نیک حالت پر لوٹ آئیں گے۔ اللہ رب العزت تین ہزار ملائکہ کے ذریعے ان کی مدد کریں گے۔ جو ان کی مخالفت کرنے والوں کو کولہوں اور چہروں پر مارتے ہوں گے۔ اور ان کی حفاظت کے لیے ان کی فوج میں سب سے اول حضرت جبرائیل ہوں گے اور سب سے آخر میں میکائیل علیہ السلام موجود ہوں گے۔ ان کے دور کے اندر بکریاں اور بھیڑیئے ایک ہی چراہ گاہ میں چریں گی بچے موذی جانداروں سے کھیلیں گے۔ اور وہ ان کو کوئی تکلیف اور نقصان نہیں دے سکیں گے۔ ایک مدسے سات گناہ پیداوار ہو گی۔ زنا، شراب نوشی، وباؤں کا نزول اور سود خوری کا خاتمہ ہو جائے گا۔

انسانوں کی عمریں طویل ہوں گی، امانتوں کو بروقت ادا کرنے کا اہتمام ہو گا۔ شر و فساد پھیلانے والے اور بدکار قسم کے انسان ختم ہو جائیں گے۔ لوگوں میں کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہو گا۔ جس کی دل میں رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت، خاندان اور اولاد کا بغض ہو۔ حضرت امام مہدی اللہ کی مخلوق کے محبوب ہوں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے ذریعے سے زمین سے فتنہ اور فساد کی آگ بجھا دیں گے۔ اور پوری روئے زمین پر امن قائم ہو جائے گا۔ اگر کوئی عورت بغیر کسی مرد کی موجودگی میں پانچ عورتوں کے ساتھ حج کے سفر جائے گی تو اس کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے سوا کسی کا ڈر نہیں ہو گا۔

حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ امام مہدی اپنے حکومتی عملہ کی سخت نگرانی کریں گے اور مسکین اور سخی لوگوں پر رحم کرنے والے ہوں گے۔[29] یعنی کہ ایسی مکمل صفات جو ایک بہترین رہبر اور امیر میں موجود ہونی چاہییں اللہ تعالیٰ یکایک ان کی یہ حالت بنا دیں گے کہ وہ ان تمام خوبیوں کے مالک ہوں گے۔ اور اخلاق رذیلہ سے محفوظ ہوں گے اور اللہ تبارک و تعالیٰ یہ تمام خوبیاں اور صلاحیتیں ان کو ایک ہی رات میں عطا کرے گا۔

خلافت مہدی علی منہاج النبوۃ:

حضرت مہدی علیہ الرضوان کی سیرت کا ایک اہم اور واضح پہلو یہ بھی ہو گا کہ وہ خلافت کو دوبارہ نبی کریم ﷺ کے طریقہ پر قائم کریں گے۔ جس سے آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ، خلفاء راشدین کے پر نور یادیں تازہ ہو جائیں گی۔ چنانچہ اس بارے میں حضرت حذیفہ کی ایک روایت جو کہ مشکوۃ شریف میں موجود ہے

عَن النُّعْمَان بن بشير عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: «تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ» ثُمَّ سَكَتَ[30]
رَوَاه أَحْمد وَالْبَيْهَقِي فِي «دَلَائِل النُّبُوَّة»

"حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت تک اللہ رب العزت کی رضا ہو گی اس وقت تک تم میں نبوت رہے گی پھر اللہ تعالیٰ اس کو اٹھا لے گا پھر نبوت کے طریقہ پر خلافت قائم ہو گی جب تک اللہ چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ اس کو بھی اٹھا لیں گے۔ اس کے بعد کاٹ کھانے والی حکومت ہو گی۔ اور اللہ تعالیٰ کے اردا ے کے مطابق رہے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو بھی اٹھا لے گا۔ اس کے بعد پھر ظلم کی حکومت ہو گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا رہے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو بھی اٹھا لیں گے۔ اور دوبارہ نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہو گی۔ یہ فرما کر نبی کریم ﷺ خاموش ہو گئے۔"

مصادر و مراجع

1. محمد ناصر الدین الألبانی۔ الکتاب: مشکاة المصابیح۔ الناشر: المکتب الإسلامی – بیروت۔ الطبعة: الثالثة، 1985۔ عدد الأجزاء: 3

2. المؤلف: ابن کثیر، أبو الفداء إسماعیل بن عمر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفى: 774ھ) المحقق: سامی بن محمد سلامة۔ الکتاب: تفسیر القرآن العظیم ابن کثیر۔ الناشر: دار طیبة للنشر والتوزیع۔ الطبعة: الثانیة 1420ھ - 1999 م۔ عدد الأجزاء: 8

3. المؤلف: الطبری، أبو جعفر، محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی، (المتوفى: 310ھ)۔ المحقق: أحمد محمد شاکر۔ الکتاب: جامع البیان فی تأویل القرآن۔ الناشر: مؤسسة الرسالة۔ الطبعة: الأولى، 1420ھ - 2000 م۔ عدد الأجزاء: 24

4. المؤلف: القرطبی، أبو عبد الله، محمد بن أحمد بن أبی بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدین (المتوفى: 671ھ)۔ تحقیق: أحمد البردونی وإبراهیم أطفیش۔ الکتاب: الجامع لأحکام القرآن = تفسیر القرطبی۔ الناشر: دار الکتب المصریة - القاهرة۔ الطبعة: الثانیة، 1384ھ - 1964 معدد الأجزاء: 20 جزءا (فی 10 مجلدات)

5. المؤلف: الخزاعی المروزی، أبو عبد الله، نعیم بن حماد بن معاویة بن الحارث (المتوفى: 228ھ) ــــــ المحقق: سمیر أمین الزهیری ــــــ الکتاب: کتاب الفتن ــــــ
الناشر: مکتبة التوحید - القاهرة ــــــ الطبعة: الأولى، 1412 ــــــ عدد الأجزاء: 2

---

[29] "کتاب الفتن" ص250

[30] "مشکاة المصابیح" ج 3، ص 1478

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

6. المؤلف: القرطبی، أبو عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدین (المتوفی: 671ھ) ـــ تحقیق ودراسة: الدکتور: الصادق بن محمد بن إبراهیم ـــ الکتاب: التذکرة بأحوال الموتی وأمور الآخرة ـــ الناشر: مکتبة دار المنهاج للنشر والتوزیع، الریاض ـــ الطبعة: الأولی، 1425 ھ ـــ عدد الأجزاء: 1

7. المؤلف: البرزنجی الحسینی العالم العلامة المحقق السید محمد بن رسول رحمه الله تعالی 1040ھ - 1103 ھ (الکتاب: الإشاعة لأشراط الساعة ـــ دار المنهاج ـــ الطبعة الثالثة 1426ھ - 2005 م

8. المؤلف: أبو داود سلیمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو الأزدی السِّجِستانی (المتوفی: 275ھ) المحقق: شعَیب الأرنؤوط - محمَّد کامِل قره بللی۔ سنن أبي داود 3۔ عدد الأجزاء: 7۔ الطبعة: الأولی، 1430ھ - 2009 م۔ الناشر: دار الرسالة العالمیة

9. الجعفري السلاوي، أبو العباس، شهاب الدین أحمد بن خالد بن محمد الناصري الدرعي (ت ١٣١٥ھ - المحقق: جعفر الناصري/ محمد الناصري - الکتاب: الاستقصا لأخبار دول المغرب الأقصی - الناشر: دار الکتاب - الدار البیضاء عدد الأجزاء: ٣

10. مؤلف: میر ٹھی۔ مولانا سید محمد بدر عالم۔ ترجمان السنة۔ ناشر: مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور

11. القاري، ابو الحسن، علي بن (سلطان) محمد، نور الدین الملا الہروی (المتوفی: 1014ھ)۔ "مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح" الناشر: دار الفکر، بیروت، لبنان۔ الطبعة الاولی، 1422ھ - 2002م ۔ عدد الاجزاء: 9 ج 8 صفحہ نمبر 3438